مکروہ اوقات میں نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم

ریفرنس نمبر: Mul-410 تاریخ: 30-07-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

تین اوقاتِ مکروہہ (یعنی سورج طلوع ہونے سے لے کر تقریباً 20 منٹ بعد تک، سورج غروب ہونے کے وقت سے تقریباً 20 منٹ پہلے کا دورانیہ اور ضحوۂ کبری یعنی نصف النہارِ شرعی سے لے کر سورج ڈھلنے تک، جسے عوام زوال کے نام سے جانتی ہے، ان) میں نماز جنازہ سمیت ہر نماز ناجائز و مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز جنازہ کی کراہت اسی صورت میں ہے جب کہ جنازہ ان اوقات سے پہلے تیار ہو چکا ہو اور تاخیر کر کے ان اوقات میں پڑھا جائے، البتہ اگر جنازہ تیار ہو کر ان ہی اوقات میں آجائے، تو پھر تاخیر کرنے اور مکروہ وقت گزرنے کے انتظار کے بجائے اسی وقت پڑھ لیا جائے، یہ افضل ہے۔

سنن ترمذی شریف میں ہے: "عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال لہ: "یا علی! ثلاث لا تؤخرھن، الصّلٰوۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا" حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: " اے علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرو: نماز جب اس کا وقت

آجائے اور جنازہ جس وقت حاضر ہو، اور زنِ بے شوہر جب اس کا کفو ملے۔

(سنن الترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ما جاء فی الوقت الاول، صفحہ 58، مطبوعہ بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وقت مکروہ میں جنازہ آئے تب بھی اس پر نماز پڑھ لی جائے، یہی حنفیوں کا مذہب ہے۔ ممنوع یہ ہے کہ جنازہ پہلے تیار ہو مگر نماز وقت مکروہ میں پڑھی جائے۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 374، مطبوعہ قادری پبلشرز، لاہور)

تین اوقات مکروہہ میں نماز کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(و کرہ) تحریما (صلاۃ ولو علی جنازۃ مع شروق ،واستواء وغروب الا عصر یومہ)۔ملخصا" سورج طلوع ہونے، استواء اور غروب کے اوقات میں نماز مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ نماز جنازہ ہو، سوائے اس دن کی عصر کے (کہ اس میں اگر تاخیر کی یہاں تک کہ مکروہ وقت آگیا، تو بھی غروب سے پہلے ادا کرے)۔

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ 37۔۔40، مطبوعہ کوئٹہ)

جنازہ مکروہ اوقات میں آئے، تو اس کے حکم کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "**فلو وجبتا فیھا لم یکرہ فعلھما: أي تحریما. وفي التحفة: الافضل أن لا تؤخر الجنازة**" ملخصا۔ پھر اگر دونوں (جنازہ و سجدہ تلاوت) مکروہ وقت میں واجب ہوں، تو ان کو کرنا مکروہ یعنی تحریمی نہیں اور تحفہ میں ہے افضل یہ ہے کہ جنازہ کو مؤخر نہ کیا جائے۔"

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ 43، مطبوعہ کوئٹہ)

جنازہ تیار ہو کر مکروہ اوقات میں آجائے، تو پھر تاخیر کرنے کے بجائے اسی وقت پڑھ لیا جائے کہ اس میں تاخیر نہ کرنا افضل ہے، جبکہ سجدہ تلاوت ان اوقات میں لازم ہو، تو اسی وقت کرنا مکروہ تنزیہی ہے کہ اس میں جلدی مطلوب نہیں۔

چنانچہ رد المحتار میں: "(قوله: فلو وجبتا فیھا) أي بأن تلیت الآیة في تلك الأوقات أو حضرت فیھا الجنازة. قوله (وفی التحفة ۔۔الخ) ھو كالاستدراك على مفهوم قوله أي

تحريما، **فإنه إذا كان الأفضل عدم التأخير في الجنازة فلا كراهة أصلا،** وما في التحفة أقره في البحر والنهر والفتح والمعراج لحديث " ثلاث لا يؤخرن :منها الجنازة اذا حضرت "وقال فی شرح المنية " والفرق بينها وبين سجدة التلاوة ظاهر لا ن التعجيل فيها مطلوب مطلقا الا لمانع وحضورها فی وقت مباح مانع من الصلوة عليها فی وقت مکروه بخلاف حضورها فی وقت مکروه وبخلاف سجدة التلاوة لان التعجيل لا يستحب فيها مطلقا ای بل يستحب فی وقت مباح فقط فيجب کراهة التنزيه فی سجدة التلاوة دون صلاة الجنازة ملخصا" شارح علیہ الرحمۃ کا قول کہ (اگر دونوں وقت مکروہ میں واجب ہوں) یعنی اس طور پر کہ آیت سجدہ ان اوقات میں پڑھی جائے یا جنازہ ان اوقات میں حاضر ہو، شارح علیہ الرحمۃ کا قول (اور تحفہ میں ہے) یہ ان کے قول تحریما کے مفہوم پر گویا استدراک ہے کہ جب جنازہ میں تاخیر نہ کرنا افضل ہے، تو کوئی کراہت نہیں ہے اور جو تحفہ میں ہے بحر و نہر و فتح اور معراج میں اسی کو برقرار رکھا ہے اس حدیث کی وجہ سے کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کی جائے ان میں سے ایک جنازہ ہے، جب حاضر ہو جائے۔" اور شرح منیہ میں فرمایا" نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں فرق ظاہر ہے، کیونکہ جنازہ میں مطلقاً جلدی مطلوب ہے، جبکہ مانع نہ ہو، اور وقت مباح میں اس کا حاضر ہونا، وقت مکروہ میں اس پر نماز پڑھنے سے مانع ہے، برخلاف وقت مکروہ میں حاضر ہونے کے اور برخلاف سجدہ تلاوت کے کہ اس میں جلدی مطلقاً مستحب نہیں یعنی فقط وقت مباح میں مستحب ہے، لہذا سجدہ تلاوت میں کراہت تنزیہی ہے، نماز جنازہ میں نہیں۔"

(ردالمحتار، جلد2، صفحہ43، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ بیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ454، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تین مکروہ اوقات کی تفصیل کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "اوقاتِ مکروہہ: طلوع و غروب و

نصف النہار، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ ادا، نہ قضا۔۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے، جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے 20 منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی 20 منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے، جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں، یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر، برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے۔ ملخصا"

(بہارشریعت، جلد1، صفحہ454، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

30ذوالحجۃ الحرام1443ھ30جولائی2022ء

الجواب الصحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

دار الافتاء اہلسنت

darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے